REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۶/۱۱ | ۸ فتح ۱۳۳۶ ھش ۸ دسمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

جیسا کہ احباب کو علم ہے تفسیر صغیر کے سلسلے میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے اور اب جلسہ سالانہ بھی قریب آ رہا ہے۔ جس میں حضور کو اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ اس لئے احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ حضور کا وجود خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ اور درد دل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

مسیحِ پاکؑ کے قدیم اور مخلص صحابی، سلسلہ احمدیہ کے پُرجوش خادم، جماعت کے نامور مورخ اور صحافی اوّل

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب جماعت تک یہ افسوسناک خبر پہنچ چکی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی سلسلہ احمدیہ کے پُرجوش خادم اور جماعت کے نامور مورخ اور صحافیٔ اول حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ سکندر آباد دکن (انڈیا) میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان خوش قسمت اور مبارک وجودوں میں سے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح پاک کے آسمانی مشن کی تکمیل کے لئے ابتدائی ایام میں فدائیت کے رنگ میں رنگین ہو کر خدمات بجا لانے کا شرف بخشا اور جن کے اخلاص، عقیدت اور فداکاری و جوشِ خدمت پر آسمان کے فرشتے بھی جزاکم اللہ کہہ اٹھے۔ اس گروہ مخلصین میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص نوع کی خدمات بجا لانے کیلئے چنا تھا۔ آپ نے ان خدمات کی بجا آوری کا وہ حق ادا کیا۔ کہ مسیح پاک علیہ السلام کے طفیل آپ کی یہ خدمات اور ان کا تذکرہ بھی ہمیشہ زندہ رہے گا۔

یہ خدمات دین حق کی حمایت میں سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار جاری کرنے اسے کامیابی کے ساتھ چلانے اور پھر اس میں سلسلہ احمدیہ کے انتہائی اہم دور کی تاریخ کو محفوظ کرنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ سلسلہ کی تاریخ اور مسیح پاک علیہ السلام کے فرمودات اور کلمات طیبات کو تمام زمانوں کے لئے محفوظ کر دینے کا کام وہ عظیم کارنامہ ہے۔ جو بلاشبہ آنے والی نسلوں پر احسان عظیم کا درجہ رکھتا ہے۔ نسلاً بعد نسل لوگ آپ کی ان خدمات اور ان کے ذریعہ رونما ہونے والے کارناموں پر ہمیشہ فخر کرتے رہیں گے

سلسلۂ احمدیہ کے سب سے پہلے اخبار کا اجرا

جب ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دینی ضرورتوں کے پیش نظر اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ سلسلہ کی طرف سے ایک اخبار جاری کیا جائے۔ تو حضور علیہ السلام نے اخبار کے اجرا اور سلسلہ کی دیگر ضرورتوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنے احباب کو پورے جذبہ و جوش کے ساتھ خدمات بجا لانے کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلائی۔

"اے مردانِ دین کوشش کرو کہ یہ کوشش کا وقت ہے اپنے دلوں کو دین کی ہمدردی کے لئے جوش میں لاؤ۔ کہ یہی جوش دکھانے کے دن ہیں اب تم خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے ایسا راضی نہیں کر سکتے جیسا کہ دین کی ہمدردی سے سو جاگو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ اور دین کی ہمدردی کے لئے وہ قدم اٹھاؤ کہ فرشتے بھی آسمان پر جزاکم اللہ کہیں۔ اس سے مت غمگین ہو کہ لوگ تمہیں کافر کہتے ہیں۔ تم اپنا اسلام خدا تعالیٰ کو دکھلاؤ اور اتنے جھکو کہ بس فدا ہی ہو جاؤ۔"

(اشتہار منسلکہ آئینہ کمالات اسلام)

اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے صحابہ کرام میں سے ایک پُرجوش نوجوان نے دل میں عزم کیا کہ جہاں تک اخبار کے اجرا کا تعلق ہے مسیح پاک علیہ السلام کی اس خواہش کو پورا کرنے کا شرف وہ حاصل کرے گا یہ باہمت نوجوان حضرت عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ آپ نے ۱۸۹۸ء میں الحکم کے نام سے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا۔ اگرچہ مالی ذمہ داری کے لحاظ سے یہ آپ کی انفرادی ہمت کا نتیجہ تھا۔ تاہم یہ جماعت کا اخبار تھا۔ اور جماعت کی عمومی نگرانی کے ماتحت تھا۔ اس کے ذریعہ جماعت کی ایک اہم ضرورت پوری ہوئی۔ اس اخبار کے ذریعہ حضرت عرفانی الاسدی رضی اللہ عنہ نے جو عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔ ان پر مسیح پاک علیہ السلام نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے الحکم کو جماعت کا ایک بازو قرار دیا۔ آپ کی ان خدمات کا اندازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس والا نامہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۴ء کے اوائل میں الحکم کے دوبارہ اجرا کے موقعہ پر آپ کو ارسال کیا۔ اس میں حضور نے تحریر فرمایا

"الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے۔ اور جو موقعہ خدمت کا اسے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری زمانہ میں اسے اور بدر کو ملا ہے۔ وہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔

میں سمجھتا ہوں کہ الحکم اپنی ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے سلسلہ کا کوئی مؤرخ اس کا نام ...

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۵۷ء

غنڈہ گردی کا مظاہرہ

ایک دینی معاصر نے جو مودودی صاحب کا ترجمان ہے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں ایک مؤثر اور نصیحت آموز مضمون کراچی میں گزشتہ غنڈہ گردی کے مظاہرہ کے متعلق شائع کیا ہے، جو ہم ذیل میں بجنسہٖ نقل کرتے ہیں۔

"کراچی کے مظاہرے میں غنڈہ گردی کی صدائے بازگشت قومی اسمبلی میں بڑے زور شور سے گونجی ہے۔ جیسا کہ ہم نے کل لکھا تھا کہ اس موقعہ پر جس قدر مذمت کی جائے کم ہے اور مسٹر چندریگر اور مسلم لیگ کے مرکزی راہ نماؤں کی اخلاقی جرأت یقیناً قابل داد ہے۔ کہ انہوں نے اس واقعہ کی مذمت کرنے میں ذرا تذبذب سے کام نہیں لیا۔ اور کراچی مسلم لیگ کو معطل کر کے تحقیقات کرنے کا اعلان کر دیا۔ لیکن جس انداز کے ساتھ مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے راہ نما اسے صوبائی رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ کچھ کم افسوسناک نہیں ہے اور جس طرح ہر شریف اور ملک و ملت کے بہی خواہ شہری نے اس غنڈہ گردی کی مذمت کی ہے عوامی لیگی راہ نماؤں کی اس شر انگیزی کی مذمت کئے بغیر نہیں رہے گا۔

ہم بمسرت تسلیم کئے لیتے ہیں کہ عوامی لیگی راہ نماؤں کا غیظ و غضب بجا ہے۔ ہم ان دھمکیوں سے قطع نظر کئے لیتے ہیں۔ جو شیخ مجیب الرحمٰن اور مسٹر عطاء الرحمٰن خان نے تحریک التوا پر بحث کرتے ہوئے مغربی پاکستان کے لیڈروں وزیراعظم اور مشرقی پاکستان کے وزراء کو دی ہیں ہم اس افسوسناک بدزبانی کو بھی نظرانداز کئے دیتے ہیں جس کا مظاہرہ ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق مسٹر ظہیر الدین اور مسٹر عبدالخالق نے بھرے ایوان میں کیا۔ ہم ان عوامی لیگی راہ نماؤں اور ان کے واجب الاحترام لیڈر مسٹر سہروردی سے (جنہوں نے بجا طور پر بڑے دکھ بھرے لہجے میں غنڈہ گردی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے) یہ سوال کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جس سیاسی غنڈہ گردی پر آپ آج اس طرح چراغ پا ہیں۔ کل تک جب یہی کچھ آپ کی جماعت مشرقی پاکستان میں کر رہی تھی۔ تو اس وقت آپ ملک کے کس کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمیں یہ کہنے میں قطعاً باک نہیں ہے۔ کہ طریق انتخاب کی بحث میں غنڈہ گردی کو دخل دینے کا موقعہ خود عوامی لیگ کے ان راہ نماؤں نے دیا ہے۔ جو آج اس کا خود شکار ہونے پر گلہ بلب ہیں۔ دھمکیوں اور صوبائی تعصبات کو مشتعل کرنے پر اتر آئے ہیں۔ ان کی جماعت جداگانہ انتخاب کے حامیوں کے جلسوں کو منظم طور پر غنڈہ گردی کر کے درہم برہم کرتی رہی ہے۔ اور مغربی پاکستان سے جانے والے اور مشرقی پاکستان کے جداگانہ انتخاب کے حامی راہ نماؤں کے ساتھ بالکل ایسا ہی سلوک روا رکھتی رہی ہے۔ جس افسوسناک سلوک پر اس کے لیڈر سیخ پا ہو رہے ہیں۔ آج وہ دہائی دے رہے ہیں کہ قومی اسمبلی کا وقار اور احترام مٹی میں ملا دیا گیا۔ ہمیں بھی اس سے اتفاق ہے۔ مگر ہم انہیں یاد دلاتے ہیں کہ مشرقی پاکستان اسمبلی جب طریق انتخاب کے متعلق جب اپنا فیصلہ دینے بیٹھی تھی۔ تو عوامی لیگ نے غنڈوں کی ایک کثیر تعداد ایوان میں داخل کر دی تھی۔ جو دوران اجلاس میں جداگانہ انتخاب کے حامی ارکان اسمبلی کو کھلم کھلا ڈراتی دھمکاتی اور گالیاں دیتی رہی۔ کراچی میں جو کچھ ہوا کوئی شریف انسان اس کی حمایت نہیں کر سکتا۔ لیکن ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ جب مشرقی پاکستان میں یہی کچھ ہو رہا تھا۔ تو عوامی لیگ کے راہ نما صورت آئینہ سب کچھ دیکھ کر کیوں خاموش بیٹھے رہے تھے۔ غنڈہ گردی بہرحال غنڈہ گردی ہے خواہ مسلم لیگ سے سرزد ہو یا عوامی لیگ سے۔ پھر اس وقت مسٹر سہروردی نے کیوں صدائے احتجاج بلند نہ کی تھی اور کراچی کے اس افسوسناک واقعہ کی مذمت کرنے کے باوجود ایک دیانتدار شخص اور بھی کہہ سکتا ہے" (تسنیم ۲ دسمبر ۱۹۵۷ء)

اس مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ نہ صرف کچھ افراد نہ صرف ایک یا دو جماعتیں اس برائی میں مبتلا ہیں بلکہ جیسا کہ کہتے ہیں کہ آوے کا آوا ہی خراب ہے۔ اور ہمارے ملک کے عوام کی ذہنیت ایسی بنا دی گئی ہے۔ کہ خواہ وہ اس بات کو جس کے لئے وہ شورش کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہوں سمجھتے ہوں یا نہ سمجھتے ہوں اشتعال انگیزی اور اور ذرا سی اکساہٹ سے ملک کی فضا تباہ کرنے کے لئے آمادہ کیا جا سکتا ہے۔

یہ حالت ہمارے ہی ملک میں نہیں ہے بلکہ مہذب سے مہذب ملکوں میں بھی اب قریب قریب یہی حالت ہو گئی ہے۔ اور سوا ایک آدھ ملک کے دنیا کے قریباً تمام ممالک میں قانون ہاتھ میں لینے کا مرض پھیل گیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ عوام کے ذہنوں سے اخلاق اور مذہب کا اثر زائل ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ جب تک وہ اپنی بات منوانے کے لئے شورش اور فساد نہ کریں گے۔ وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔

زیادہ افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک میں بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو ایک طرف تو یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ وہ دنیا میں اسلام کے احیاء کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جو عالمگیر امن قائم کرتا ہے۔ اور جس کو وہ دنیا کے اخلاق کی بنیاد بیان کرتے ہیں۔ لیکن خود وہی لوگ فتنہ و فساد کے طریقوں کو استعمال کرنا نہ صرف جائز سمجھتے ہیں بلکہ وقت پر عملاً بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ فسادات پنجاب میں جبکہ موجودہ وزیراعظم مسٹر چندریگر سابقہ صوبہ پنجاب کے گورنر تھے اور گورنمنٹ ہاؤس میں جو لوگ فسادات کو فرو کرنے کی تدابیر پر سوچنے کے لئے جمع ہوئے تھے ان میں سے مودودی صاحب بھی تھے جنہوں نے بجائے حکومت کو مدد دینے کے فسادیوں کی حمایت کی تھی چنانچہ فاضل ججان عدالت اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں

"جب جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے حکومت کی ان سرتوڑ کوششوں میں جو وہ ۵ مارچ کو فسادات کے روکنے کے لئے کر رہی تھی کسی قسم کا تعاون پیش نہ کیا۔ تو ہمارے نزدیک جماعت کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا۔ بلکہ اس کے برعکس مولانا نے سرکشانہ رویہ اختیار کیا۔ تمام واقعات کا الزام حکومت پر عائد کیا۔ اور فسادی عناصر کو "تشدد کا شکار" کہہ کر ان سے عام ہمدردی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ گورنمنٹ ہاؤس میں انہوں نے جو رویہ اختیار کیا۔ اس کے متعلق جو شہادت پیش ہوئی ہے۔ اس سے ہم یہی اثر قبول کر سکتے ہیں کہ وہ پورے نظام حکومت کے انہدام کی توقع کر رہے تھے۔ اور حکومت کی متوقع پریشانی اور درماندگی پر بغلیں بجا رہے تھے"
(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۸۱)

اگر ہمارے دینی اہل علم حضرات بجائے حکومت کے اقتدار پر قابض ہونے کی جدوجہد کے صحیح معنوں میں اسلامی اصولوں کے مطابق قوم کے اخلاق کی تربیت کریں۔ تو یقیناً ہم بڑی حد تک اپنے ملک کے سیاسی تنازعات کو بھی فتنہ و فساد اور گندگی سے پاک کر سکتے ہیں۔ ورنہ یہ مرض بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

— درخواست دعا —

میری والدہ محترمہ ہفتہ عشرہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں چند دن سے تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے۔ نقاہت بہت زیادہ ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے بالعموم اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بالخصوص دعا کی درخواست ہے

لطیف احمد بھٹہ دواخانہ طب جدید ربوہ

ایک صاحب کے دس سوالوں کے جوابات

از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

(قسط نمبر ۳)

سوال سوم:-

دیکھتا ہوں اپنے دل کو عرش رب العلمین
قرب اتنا بڑھ گیا جس سے اترا مجھ میں یار

حضرت مسیح موعود کا دل عرش الہی کس طرح ہے۔ نیز جو قلب عرش رب العالمین ہے اس قلب کی حقیقت کیا ہے؟ حضرت صاحب اندر نزول حق قرب الہی کے کس مقام پر ہے۔

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دل عرش الہی اسی طرح ہے جس طرح حدیث قدسی میں بیان ہوا ہے لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب مومن کہ خدا تعالے فرماتا ہے میں زمین و آسمان میں تو نہیں سما سکتا۔ لیکن مومن کے دل میں سما سکتا ہوں۔ پس یہ ایک روحانی حالت اور کیفیت ہے۔ اور یہ مقام اس مومن کامل کا ہے۔ جس کا شیطان مسلمان ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ اس مومن کامل کو بھلائی کا حکم ہی دیتا ہے۔ مومن کامل ہی صوفی کامل ہوتا ہے۔ پس جب تک صفائی قلب کما حقہ نہ ہو شیطان کی کچھ نہ کچھ حکومت دل پر باقی رہتی ہے۔ لیکن جلا کے کامل ہو جانے پر شیطان کا تسلط شیطنت کے لحاظ سے مفقود ہو جاتا ہے یہ وہ مقام ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں خدا تعالے نے شیطان کو مخاطب کر کے یوں فرمایا ہے۔ ان عبادی لیس لک علیھم من سلطان کہ اے شیطان یقیناً میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ اور تسلط حاصل نہیں۔ پس بندگان بارگاہ الہی کا دل مہبط انوار الہی بن جاتا ہے۔ اور وہ خدا میں فنا ہو کر زندگی پاتے ہیں۔

اس قلب کی حقیقت یہ ہے کہ اس سے مادی قلب مراد نہیں۔ جس کی وسعت محدود ہے بلکہ قلب کی روحانی حالت اور کیفیت مراد ہے۔ جس کی وسعت ارض و سما سے بھی زیادہ قرار دی گئی ہے۔ بلکہ در اصل اس کی وسعت غیر متناہی بالغیر ہے۔

رہا یہ امر کہ حضرت اقدس کے اندر نزول حق قرب الہی کے کس مقام پر ہے سو اس کے جواب میں عرض ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اندر نزول حق قرب الہی کے اس مقام پر ہے جو ظلیت کاملہ محمدیہ کا مقام ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

اس ظلیت کے راز کو پورے طور پر سمجھنا اسی طرح ناممکن ہے جس طرح اصل کے راز کا سمجھنا ناممکن ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔

انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق کہ تو مجھ سے اس رتبہ پر ہے۔ جسے خلقت نہیں جانتی۔

سوال چہارم۔ خدا تعالے کے قرب میں وہ کونسا مقام ہے۔ جسے پہنچتے ہی آدمی کا وجود درمیان سے اٹھ جاتا ہے وہ مقام متعین فرمائیں۔ نیز جب قرب الہی کے اس مقام پر عبد کا وجود ہی نہ رہا بلکہ وہ محض خدا رہ گیا تو پرستار کون اور پرستش کس کی۔

جواب۔ سائل نے یہ سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر مندرجہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۱ کی مندرجہ ذیل عبارت کے پیش نظر کیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں

"انسان خدا کی پرستش کا دعوے کرتا ہے۔ مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع و قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستار الہی کہلا سکتے ہیں۔ بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے۔ جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا وجود درمیان سے اٹھ جائے"

واضح ہو کہ پرستش کے لحاظ سے اس مقام کو حدیث نبوی میں احسان کا مقام قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ مقام احسان کا اعلیٰ مرتبہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسان کے مقام کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ کہ خدا تعالے کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ نہ ہو کہ تو اسے دیکھ رہا ہے تو (اس طرح عبادت کر) کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پہلا مقام احسان کا اعلیٰ درجہ ہے۔ جس میں بندہ گویا خدا تعالے کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ ایسی حالت قرب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زیر بحث عبارت میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ حضور نے سائل کے پیش کردہ اقتباس سے اگلی عبارت میں تحریر فرمایا ہے:-

"اول خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا تعالے کے حسن و احسان پر پوری طرح اطلاع ہو اور اس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزش محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو۔ اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اس کی ہستی کے آگے مردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اسکی ذات سے وابستہ ہو۔ اور اسی کی درد میں لذت ہو۔ اور اسی کی خلوت میں راحت ہو اور اس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔ مگر یہ حالت بجز خدا تعالے کی مدد کیونکر پیدا ہو۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲)

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ یعنی وجود کی حالت جو پرستش میں پائی جانی چاہیئے۔ اس میں عابد و معبود کا فرق درمیان سے اٹھ نہیں جاتا۔ یہ صرف وہ عاشقانہ حالت ہے۔ جس میں عاشق ساری دنیا کو حتیٰ کہ اپنے نفس کو بھی خدا تعالے کے سامنے ہیچ سمجھتا ہے۔ یہ وہ نفی وجود کی حالت ہے جس میں عابد و معبود کا فرق پورے طور پر قائم رہتا ہے پس ایسی نفی کی حالت کے متعلق سائل کا یہ سوال پیدا بھی ہوتا ہے کہ پرستار کون اور پرستش کس کی۔ یہ بھی وجود سکر کی حالت سے متعلق نہیں۔ بلکہ صحو (بیداری) کی حالت سے متعلق ہے۔ بیداری میں عابد و معبود اور خالق مخلوق کا فرق بہر حال قائم ہوتا ہے۔

سوال پنجم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۸ سے سائل نے ذیل کا اقتباس درج کیا ہے

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ہو رہا ہے۔ اس مبارک اجتماع کے موقعہ پر قرآن کریم کے حقائق و معارف اور دیگر اہم اسلامی مضامین سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور علماء سلسلہ اور دیگر بزرگان جماعت بیان فرمائیں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ بکثرت شمولیت فرما کر فائدہ اٹھائیں اور متلاشیان حق کو بھی ساتھ لاویں تاکہ وہ دیکھیں کہ اللہ تعالے سلسلہ احمدیہ کی کس طرح تائید و نصرت فرما رہا ہے اور کس طرح جماعت کو ترقی دے رہا ہے۔ کوئی وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جبکہ جلسہ سالانہ پر جماعت کی تعداد سینکڑوں تک ہوتی تھی حضور اسے اپنے سلسلہ کی صداقت پر بطور دلیل پیش کرتے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر ۔۔۔ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی ۔۔۔ میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا ۔۔۔ اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا (درثمین)

اور اب خلافت ثانیہ میں یہ صورت ہے کہ خدائی وعدوں اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا (تذکرہ) کے مطابق فوج در فوج لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور خدائی نصرت نمایاں طور پر نظر آتی ہے جلسہ سالانہ پر ۶۰۔۵۰ ہزار کے قریب احباب جمع ہوتے ہیں۔ تو اسے صداقت سلسلہ کے طور پر کیوں نہ پیش کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جلسہ سالانہ کا نظارہ ایک عجیب پر نور

خداتعالیٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تمام سفلی تعلقات توڑ کر روح محض رہ جاتا ہے اور تمام صحن سینہ اس کا محبت الٰہی سے معمور ہو جاتا ہے اور خدا کے وجود کے مشاہدہ سے اس کے وجود پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور وہ موت کے بعد نئی زندگی پاتا ہے۔ تب اس فنائی حالت میں کہا جاتا ہے کہ اس کو توحید حاصل ہو گئی"

اس اقتباس کے متعلق سائل دریافت کرتے ہیں۔ نیز موت و فنا جس کے وارد ہونے کے بغیر توحید حاصل نہیں ہوتی۔ اور عبد جس کے وارد ہونے کے بغیر شرک سے پاک نہیں ہو سکتا یہ کونسی موت ہے۔ کس طرح اور کس مقام پر پہنچنے کے بعد یہ وارد ہوتی ہے؟

جواب:۔ سائل صاحب غور فرمائیں کہ خود اس اقتباس میں ہی اس موت کی تشریح موجود ہے۔ چنانچہ اس میں اس موت کے ذکر سے پہلے لکھا ہے

"اس طرح وہ انسان دن بدن
خداتعالیٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے
یہاں تک کہ تمام سفلی تعلقات
توڑ کر روح محض رہ جاتا ہے"

پس اس طرح سفلی تعلقات کا توڑنا وہ موت ہے جس کے بعد روح محض رہ جانے سے ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ حسب آیت من خاف مقام ربّہ ونھی النفس عن الھویٰ فان الجنۃ ھی الماویٰ۔ اس آیت میں ہوائے نفس کا ترک ہے۔ یہ وہ موت ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفلی تعلقات توڑنے کے الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ اس پر اعمال صالحہ سے زندگی ملنا جنت ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "روح محض" کے الفاظ میں کیا ہے۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ وھو مومن فلنحیینّہ حیوٰۃً طیبۃً" کہ اعمال صالحہ سے پاک زندگی ملتی ہے۔ یہی پاک زندگی روح محض ہے جو بموجب آیت یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ نفس امارہ پر موت وارد کرنے اور نفس مطمئنہ کے پیدا ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ نفس مطمئنہ جو خداتعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے دونوں عالم میں جنت یعنی نئی زندگی پاتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے من خاف مقام ربہ جنتان جو خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اسے دو جنتیں ملتی ہیں۔ پس نفس امارہ کی حالت سفلی تعلقات کی حالت ہے۔ اور نفس امارہ کا پاک ہو کر مطمئنہ بن جانا روح محض کی حالت ہے۔ ایسی فنا کی حالت سے توحید حاصل ہوتی ہے اور غیر اللہ کا تصرف دل سے اٹھ جاتا ہے اور خداتعالیٰ کے بالمقابل سب دنیا کی چیزیں ہیچ دکھائی دیتی ہیں اور دل محبت الٰہی سے لبریز ہو جاتا ہے۔

سوال ششم:۔ سائل صاحب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۴ کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں کہ توحید ایک نور ہے جو آفاقی اور انفسی معبودوں کی نفی کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے اور وجود کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر جاتا ہے اس پر سوال وارد کرتے ہیں کہ ان آفاقی اور انفسی معبودوں سے کیا مراد ہے۔ ان کی نفی کس طرح اور کس مقام پر ہوتی ہے وہ مقام متعین فرمائیں نیز توحید واجب ہے یا ممکن۔ اگر کہا جائے ممکن تو وجوب میں حدث لازم آتا ہے۔ اور اگر کہا جائے واجب تو قلب انسانی جو سراسر ممکن ہے میں اس کا پیدا ہونا اور جسم بشری کے ذرہ ذرہ میں سرایت کرنا کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ آفاقی معبودوں سے مراد بت۔ اوثان اور دیگر مظاہر قدرت ہیں جن کی پرستش کی جاتی ہے۔ نیز آفاقی معبودوں میں وہ اسباب بھی داخل ہیں۔ جن کو مستقل حیثیت دی جائے اور ان پر بھروسہ کیا جائے۔ انفسی معبودوں سے مراد حسب آیت والذی اتخذ الٰھہ ھواہ ہوائے نفس کی سب حالتیں ہیں۔ جن میں انسان گویا اپنے نفس کی پرستش کر رہا ہوتا ہے اور خداتعالیٰ کی رضا کے مقابل نفس کی رضا جوئی کا متلاشی ہوتا ہے نیز خداتعالیٰ پر توکل چھوڑ کر خود اپنے نفس پر بھروسہ کرنا بھی نفس کو ہی معبود بنانا ہے۔

ان آفاقی اور انفسی معبودوں کی نفی سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے ہوتی ہے۔ لا الٰہ سے ان سب کی نفی ہو جاتی ہے اور الا اللہ سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اثبات ہو جاتا ہے۔ پس کلمہ طیبہ کا سچے دل سے پڑھنے کا مقام ان معبودانِ باطلہ کی نفی کر دیتا ہے۔ اور یہی حالت سالک کی معبودوں کی نفی کا مقام ہے اسی سے انسان سچا مسلم اور موحد بنتا ہے یاد رہے کہ زیر بحث اقتباس میں توحید سے مراد خداتعالیٰ کو واحد حقیقی ماننا اور سمجھنا ہے یعنی احدیت ذات باری کا تصور اور عرفان جو دل میں پیدا ہوتا ہے اسے توحید قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی احدیت کو بھی توحید کہتے ہیں مگر اس جگہ یہ معنی مراد نہیں کہ ایمان لانے والے کے دل میں خداتعالیٰ کی احدیت پیدا ہو جاتی ہے۔ احدیت ذات باری واجب بالذات ہے اور اس احدیت کا عرفان بھی جو توحید کہلاتا ہے مخلوق کا اپنا فعل ہے۔ لہٰذا قلب انسانی میں توحید کا اس طرح پیدا ہونا کہ احدیت ذات باری کا اسے عرفان حاصل ہو نہ واجب ہے نہ ممتنع بلکہ ممکن ہے۔ ہاں اگر اسے واجب بالغیر قرار دیا جائے تو قلب انسانی میں جو خود واجب الغیر ہے اور ممکن بالذات اس کا پیدا ہونا محال نہیں اور اس سے وجوب کا حدث لازم نہیں آتا۔ کیونکہ توحید کے دو اعتبار ہیں ایک ذاتی اور دوسرا عرضی۔ ذاتی اعتبار واجب بالذات ہے اور عرضی اعتبار واجب بالغیر یا ممکن ہے۔ پس اعتبارات کے اختلاف سے واجب کا حادث ہونا لازم آیا لولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ

جسم بشری کے ذرہ ذرہ میں توحید کے سرایت کرنے سے مراد یہ ہے کہ یہ عرفان توحید جسم کے رگ و ریشہ اور تمام جوارح و قویٰ پر اثر انداز ہو۔ اس طرح پر تمام افعال بشری اس عرفان کی روشنی کے ماتحت صادر ہونے لگ جائیں اور بشر۔ الذین آمنوا وعملوا الصالحات کے گروہ کا ایک فرد بن جائے۔ اس عرفان کے نتیجہ میں خداتعالیٰ کی حکومت انسان کے تمام قویٰ و جوارح پر غالب آ جائے۔ اور شیطان کی حکومت کا بکلی استیصال ہو جائے۔ جس دل میں توحید کا اس طرح عرفان پیدا نہیں ہوتا اس دل پر شیطان حکومت کر رہا ہوتا ہے۔ گویا توحید کی بجائے شیطان اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کئے ہوئے ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الشیطان یجری مجری الدم کہ شیطان جسم کے ان تمام مقامات میں سرایت کر جاتا ہے جن میں خون پہنچتا ہے۔ یہ شیطان خون کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے۔

(باقی)

ہفتہ تحریک جدید

اخبار الفضل کے تمام قائدین حضرات کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصاراللہ کے امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا ہے۔ اس لئے تمام قائدین حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ ۸ دسمبر ۵۷ء سے ۱۵ دسمبر ۵۷ء تک ہفتہ تحریک جدید منا کر تمام خدام سے وعدہ جات حاصل کریں۔ اور آپ کی مجلس کا کوئی ایک خادم بھی ایسا نہ رہے جس کا وعدہ لکھا نہ گیا ہو۔ نیز اپنی کارگذاری کی رپورٹ بھی دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو جلد بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لاہور میں جلسہ تحریک جدید

مورخہ ۲۹ نومبر۔ بروز جمعۃ المبارک مسجد دارالذکر لاہور میں یوم تحریک جدید کا جلسہ زیر اہتمام مجلس انصاراللہ لاہور منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا اور مکرم سید بہاول شاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ صدارت کے فرائض سید بہاول شاہ صاحب نے سرانجام دیئے۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی بڑی لڑکی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے

سید احمد علی سیالکوٹی مربی ضلع لائلپور

(۲) میری لڑکی کو چند روز سے بخار آ رہا ہے اور کمزور بہت ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعائے صحت فرمائیں۔ خیر محمد ڈیرہ غازی خان

(۳) مکرم منشی سبحان علی صاحب کاتب الفضل کافی عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

محدثیت اور نبوت

(از مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ربوہ)

مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل نے اپنے اداریہ مورخہ ۶ دسمبر میں تحریر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کبھی بھی محدث کہہ کر خطاب نہیں کیا۔

بظاہر یہ امر درست نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے اَنْتَ مُحَدَّثُ اللّٰہِ فِیْکَ مَادَّۃٌ فَارُوْقِیَّۃٌ" جس کا حضور نے ہی یوں ترجمہ فرمایا ہے کہ "تو محدث اللہ ہے۔ تجھ میں مادہ فاروقی ہے"۔

(تذکرہ نیا ایڈیشن صفحہ ۱۰۹)

اس کی تشریح یہ ہے۔ کہ یہ اُسی قسم کا الہام ہے۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامات میں حضرت اقدس کو مریم قرار دیا ہے۔ مریمی مرتبہ صدیقیت یا محدثیت کا ہی دوسرا نام ہے چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح صفحہ ۴۷ پر فرماتے ہیں۔

اُس جگہ ایک اور الہام کا بھی تذکرہ کرتا ہوں۔ اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شائع کیا ہے۔ یا نہیں۔ لیکن یہ یاد رہے۔ کہ صدہا لوگوں کو میں نے سنایا تھا۔ اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے۔ اور وہ اس زمانہ کا ہے۔ جب کہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ فَاَجَآءَھَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَۃِ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا وَکُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا" اس حوالہ سے صاف ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے مریمیت یعنی صدیقیت کے مقام پر کھڑا کیا۔ اور پھر اس مریم میں نفخ روح کرکے اُسے عیسیٰ بنا دیا اور عیسوی مرتبہ مقام نبوت کا نام ہے چنانچہ آپ کو الہام ہوا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ یعنی تو وہ مسیح ہے۔ جو ابن مریم ہے۔ یعنی مریمی حالت سے نفخ روح کے ذریعہ ترقی کرکے عیسیٰ بنایا گیا ہے۔ یہی معنی اس الہام کے ہیں کہ اَنْتَ مُحَدَّثُ اللّٰہِ فِیْکَ مَادَّۃٌ فَارُوْقِیَّۃٌ" تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے محدث ہے۔ یعنی حامل کلام الٰہی ہے۔ لیکن تیرے اندر مادہ فاروقیہ موجود ہے۔ جو کسی وقت ترقی کرکے تجھے مقام نبوت تک پہنچائے گا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے متعلق آنحضرت صلعم فرماتے ہیں لَوْلَمْ اُبْعَثْ لَبُعِثْتَ یَا عُمَرُ اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو اے عمر تو مبعوث ہوتا۔ گویا مقام نبوت پر فائز ہونے کے لئے حضرت عمر کے اندر صلاحیت موجود تھی۔ اگرچہ بالفعل اس کا اظہار نہیں ہوا۔ یہی معنی ہیں۔ کہ اس وقت تو محدث اللہ ہے۔ اور تجھ میں مقام نبوت پر فائز ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ کے بارش کی طرح نازل ہونے والے الہاموں نے آپ کو نبی قرار دید یا یعنی آپ مقام نبوت پر فائز کئے گئے۔ آخر میں حضور کا ایک اور الہام درج کیا جاتا ہے۔

وَیَقُوْلُوْنَ لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ

(تذکرہ نیا ایڈیشن صفحہ ۶۲)

یعنی ایک وقت آئے گا۔ کہ بعض لوگ مثلاً غیر مبائعین یہ کہنا شروع کردیں گے۔ کہ تو رسول نہیں ہے۔ تو کہہ کہ اس بارہ میں میری رسالت کی گواہی اللہ تعالیٰ خود دے گا۔ یعنی اُس کی تائید اُسی جماعت کے ساتھ ہوگی جو مجھے رسول اور نبی تسلیم کریں گے دوسرے وہ شخص بھی جو قرآن کا علم رکھتا ہے۔ میری رسالت پر ایمان لائیگا اور شہادت دیگا۔ اب دیکھیں کہ علم قرآن کے لحاظ سے ہمارے امام کو اللہ تعالیٰ نے کیا بلند .... مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ دنیا میں کوئی نہیں جو اس امر میں آپکا مقابلہ کرسکے۔ آپ یقیناً یقیناً مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ کے مصداق ہیں۔ چنانچہ آپ کا ہی وجود ہے جس نے حضرت اقدس کی نبوت کی شہادت دینے کے لئے عظیم الشان قلمی جہاد کیا۔ اور حقیقۃ النبوۃ کتاب تحریر فرمائی۔ اور حضرت اقدس کی مندرجہ بالا الہامی پیشگوئی کو پورا کیا۔ اگر غیر مبائعین ہمارے امام ہمام کو مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ کا مصداق نہیں سمجھتے تو علم قرآن میں آپ کا مقابلہ کرکے دکھلائیں۔

پھر قرآن کریم میں صریح طور پر سورہ تحریم میں پیشگوئی تھی کہ امت محمدیہ کے ایک فرد کو پہلے مریم کے مقام پر کھڑا کیا جائے گا۔ پھر بعد اس کے اُسے عیسوی مقام یعنی مقام نبوت کی طرف منتقل کیا جائے گا۔

نوٹ: الہام فیک مادۃ فاروقیہ کے متعلق حضرت عرفانی صاحب کبیر کا ذوقی تبصرہ بھی ذیل میں ملاحظہ ہو (ادارہ) "حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی ایک رویا کا ذکر بھی حضرت عرفانی نے فرمایا ہے۔ جس میں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ اور حضرت نے اس کی تعبیر عام بھی فرما دی ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ یہ حقیقی تعبیر ہے۔ لیکن میں اپنے ذوق پر اس کے متعلق یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس میں حضرت منشی صاحب کو قبل از وقت بشارت دی تھی۔ کہ وہ اس عصر سعادت کے فاروق فضل عمر کو دیکھ لیں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں ایک یہ بھی ہے۔ کہ

فیک مادۃ فاروقیۃ

اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ حضرت بجائے خود فاروق ہی تھے۔ لیکن اس وحی میں یہ ہے۔ کہ تجھ میں فاروقی مادہ ہے۔ اور اس کا ظہور آپ کی صلبی اولاد میں ایک اولوالعزم مولود کے ذریعہ ہونیوالا تھا۔ جو زبان وحی میں فضل عمر کہلایا بہرحال حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا۔ کہ وہ اس عہد کے فاروق کو دیکھیں گے۔ اور یہ خواب اسی سال کا ہے۔ جب کہ وہ مولود مبشر و موعود عالم وجود میں آچکا تھا یعنی ۱۸۸۹ء۔ پس میرے ذوق میں اس خواب کی تعبیر واقعات کے رنگ میں بھی نمایاں ہے۔ اور میں حضرت ظفر کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ انہوں نے اس عہد مبارک کو پالیا۔ اور حضرت فضل عمر کو دیکھ لیا۔ (اصحاب احمد جلد چہارم)

جلسہ پر فوٹو لینے والے اصحاب متوجہ ہوں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو اصحاب کسی قسم کے فوٹو لینا چاہیں۔ وہ ۲۵ دسمبر ۵۷ء سے قبل نظارت اصلاح وارشاد ربوہ سے باقاعدہ پرمٹ حاصل کرلیں۔ اس کے بغیر کسی کو فوٹو لینے کی اجازت نہ ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

ضروری اعلان

قادیان میں جلسہ سالانہ کے متعلق ایک کتابچہ شائع ہوا کرتا تھا۔ جس میں جلسہ کے تمام انتظامات اور اس کے کوائف مختصراً تحریر ہوتے تھے۔ اس کی ایک کاپی کی فوری ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس موجود ہو تو افسر جلسہ سالانہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں ارسال کرکے ممنون فرمائیں (ملک محمد عبداللہ)

تعلیم الاسلام کالج مجلس عربی میں

سود کے متعلق ایک اہم مقالہ

مورخہ ۸ر دسمبر بروز اتوار بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر زیر اہتمام مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کیمسٹری تھیٹر میں مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ و مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ سود کے متعلق ایک اہم اور معلوماتی مقالہ پڑھیں گے۔ تمام اہل علم احباب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ (سیکرٹری)

اگر دستِ عطا در نصرتِ اسلام بکشائید
ہم از بہرِ شما ناگہ یدِ قدرت شود پیدا

ترجمہ:۔ اگر اسلام کی تائید میں تم اپنا ہاتھ کھول دو
تو فوراً تمہارے لئے بھی خدائی قدرت کا ہاتھ ظاہر ہو جائے۔

جماعت کراچی کی جدوجہد

جماعت کراچی کے سیکرٹری تحریک جدید مرکزی پہلی فہرست ۱۱۳۱۰/۶ کے بعد دوسری فہرست ۱۹۹۳۵/۱۰ کی جو دفتر اول و دوم کے وعدوں کی ہے ارسال فرماتے ہوئے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت کراچی کے امیر جماعت حضرت چوہدری عبد اللہ خاں صاحب نے پرزور الفاظ میں تحریک فرمائی۔ کہ تحریک جدید کے وعدے نہ صرف جلد سے جلد احباب لکھوا دیں۔ بلکہ وعدہ لکھواتے وقت ہر احمدی اس بات کا بھی محاسبہ کرے کہ آیا اس کا وعدہ گذشتہ سال سے نمایاں اضافہ کے ساتھ ہے اور کہ اس نے اپنے اہل و عیال کو شامل کر لیا ہے۔ خود امیر صاحب نے اپنا وعدہ نہ صرف ایک سو روپیہ اضافہ کے ساتھ ۱۹۰۰/۰ کا دیا بلکہ اس کے ساتھ ہی رقم بھی ادا کر دی۔ جزاک اللہ۔

اسی طرح ان کے نائب شیخ رحمت اللہ صاحب نے ۱۰۰/۰ کا اضافہ کر کے ۱۲۰۰/۰ کا وعدہ لکھوایا۔

سیکرٹری صاحب تحریک جدید کی اطلاع ہے کہ وعدوں کے جلد لینے میں مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ تندہی اور محنت شاقہ سے کام کر رہی ہیں۔ نیز گذشتہ سال کے بقایاجات کے وصول کرنے میں بھی جدوجہد ہو رہی ہے۔ چونکہ اس جماعت کے وعدے تمام شہری جماعتوں سے بہت زیادہ شاندار ہوتے ہیں اور اس کے کارکن بھی بڑی محنت اور کوشش سے وقت کے اندر وعدے سو فی صدی پورے کرنے میں منہمک رہتے ہیں۔ چنانچہ ان کی وصولی ۸۰٪ سے اوپر جا چکی ہے۔ اور بفضل خدا جلد تر سو فی صدی ہو جائیگی اس وقت تک کی دو فہرستوں میں اضافہ تو ہر احمدی کا ہے۔ اس میں افراد وعدہ کرنے والے ۲۶۱ ہیں۔ مگر ذیل میں ان احباب کرام کی فہرست کا شائع کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تا نہ صرف کراچی کے وعدہ کرنے والے احباب شاندار اضافہ سے وعدے لکھوائیں بلکہ دوسرے شہری۔ زمیندار اور تاجر پیشہ دکاندار کاروباری احباب بھی وعدہ کرنے میں ان شاندار رضا فوٹوں سے فائدہ اٹھا کر اپنے وعدے نمایاں اضافہ سے کریں۔ اور احباب جماعت دعائیں بھی ان کے لئے اور اپنے لئے کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے تبلیغی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

یہ نوٹ پہلی لکھا جا چکا تھا کہ تیسری فہرست ۱۱۶۷۳/۳ کی موصول ہوئی۔ گویا اب ان ہر سہ فہرستوں کا میزان اول و دوم ۱۹/۳ ۴۲۲ ہے۔ چوتھی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع ہو جائے گی

ان تینوں لسٹوں میں چار صد احباب کے وعدے ہیں اور بفضل خدا ہر احمدی کا کراچی کا وعدہ گذشتہ سال سے بہر حال اضافہ کے ساتھ ہے۔ اور ذیل میں جو ناموں کی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ یہ وعدے خصوصیت سے زیادہ اضافہ سے ہیں۔ اگر کسی کا وعدہ اس کی آمد کے مقابل پر تدریجی اضافہ سے غیر معمولی اضافہ کے ساتھ ہو اور اس کا نام خاکسار کی غلط فہمی سے رہ گیا ہو۔ تو براہ کرم ایسے احباب اطلاع فرماویں اور ایسی اطلاع مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک سیکرٹری تحریک جدید مرکزی کے ذریعہ دیدیں۔ یا ان کو نوٹ کرا دیں یا وہ اطلاع دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

مکرم ملک بشیر احمد صاحب مالک نیو وے آپ نے ۲۳۵۰/۰ پر اب ۶۰۰۰/۰ کا وعدہ فرمایا۔ جزاک اللہ۔ یہ وعدہ قریب ۲۰۰٪ اضافہ کے ہے۔ تاجر صاحبان بھی کم قربانی کرنے والے توجہ فرماویں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اس کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی شخص مفلس نہیں ہو جایا کرتا۔ اگر ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے

ہر ایک دوست جو نام ظاہر کرنا نہیں پسند فرماتے اور ہیں بھی مہاجر ۳۶۵۰/۰ پر ۵۰۰۰/۰ کا وعدہ فرماتے ہیں

میاں نسیم حسین صاحب ۸۰۰/۰ پر ۸۵۰/۰ کا
سید سعید خالد صاحب ولنگٹن بلڈنگ ۱۰۰/۰
چوہدری نذیر احمد صاحب ۵۵۰/۰ پر ۶۰۰/۰ کا
لیڈی ڈاکٹر محمودہ نذیر احمد معہ بچگان ۶۶۰/۰
چوہدری محمود احمد صاحب بھٹی ۱۱۵/۰
محمد عبد اللہ صاحب ۵۰/۰
شیخ منیر احمد صاحب ۴۴/۰
سید صابر علی صاحب ۱۱۵۱/۰
سید شرافت حسین صاحب ۳۵/۰
محمد یوسف صاحب احمدی ۶/۰
ڈاکٹر فدا حسین صاحب ۶/۰
چوہدری شریف احمد صاحب کانپوری معہ اہل و عیال ۵۷/۸

ادا کر دیئے گئے ہیں:
مرزا نذیر احمد صاحب ۷۰/۰
مرزا رشاد احمد صاحب ۶۸/۰
عبد الرحیم صاحب بخش رحمانی ۱۰۳/۰
مرزا اعجاز احمد صاحب ۱۵۰/۰

مرزا اعجاز احمد صاحب نے جہاں ۱۵۰/۰ کا وعدہ فرمایا اور ساتھ ہی ادا کر دیا۔ وہاں مزید ایک سو ۱۰۰/۰ کا اضافہ فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب کو یاد رہے۔ جہاں ہر شخص کو گذشتہ سال پر اضافہ کرنا چاہیئے۔ وہاں وہ جو اپنی ماہوار آمد سے کم دیتے ہیں۔ وہ کم سے کم اتنا اضافہ تو کریں کہ ان کا اس سال کا چندہ ۲۰٪ تک ہو جائے۔ اگر کسی کا ۲۰٪ ہے۔ تو اس میں ۱۰٪ فی صدی کا اضافہ کریں۔ کیونکہ یہ چندہ ہے تو نفلی اور مرضی کا چندہ۔ مگر ثواب میں بہت زیادہ ہے

چوہدری عبد الغنی صاحب ۳۱۰/۰ ۴۲ اضافہ
ڈاکٹر ظہور الحسن صاحب معہ اہلیہ و بچگان ۱۶۱/۰
رشید محمود معہ اہل و عیال ۲۲۶/۰
بشیر احمد و منیر احمد صاحبان ۱۰۰/۰
سید انور احمد صاحب ۳۰/۰
سید منصور احمد صاحب ۱۵/۰
شیخ ناصر احمد صاحب ظفر ۶۸/۰
عبد الرحمن صاحب راشدی ۲۷/۰
سید رفیق احمد صاحب ۱۰/۴
عبد الکریم صاحب ۱۲/۰
محمد اشرف صاحب قریشی ۳۷/۰
محمد مسعود صاحب معہ اہل و عیال ۷۸/۰
ملک اشفاق احمد صاحب ۱۱/۰ قریباً ڈبل
خان رفیق الزمان خان صاحب ۶۰/۰
چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر ۱۸۱/۰
اہلیہ صاحبہ " " ۵۳/۰
عبد المالک ابن " ۱۳/۰
امۃ النصیر صاحبہ بنت " ۱/۰
(۲۴۸/۰)
چوہدری عنایت اللہ صاحب معہ اہل و عیال ۱۷۶/۰ ۱۰/۹
چوہدری صدر الدین ککو کھر ۲۷۲/۰
ملک جلال الدین صاحب " ۳۱۵/۰

شیخ محمد اشرف صاحب ۱۷۰/۰
چوہدری بشیر احمد صاحب ۸۸۰/۰
ڈاکٹر محمد حسین صاحب ۱۵۲/۰ کا وعدہ پہلے کیا تھا۔ اب اس میں ۱۴/۰ کا اضافہ فرمایا ہے
کل ۱۶۶/۰ ہوا
چوہدری محمد علی صاحب ۳۲۳/۰
صوفی مبارک احمد صاحب ۱۱۸/۰/۰
عبد القیوم صاحب قریشی ۵۵/۵
چوہدری شاہ نواز صاحب مالک شاہنواز لمیٹڈ ۲۷۰۰/۰
چوہدری محمود نواز صاحب ابن " " ۲۰۰/۰
" منیر احمد صاحب ابن " " ۶۰/۰
ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب ۱۵۵/۰
خود ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف کاموٹی اپنا ۳۰۶/۰
اہلیہ صاحبہ " ۱۰۶/۰
شمیم احمد صاحب پسر ۱۱/۰/۰
آصفہ صاحبہ دختر " ۱۱/۰
ثریا صاحبہ " ۱۱/۰/۰
چوہدری رفیع احمد صاحب پسر ۱۱/۰/۰
یہ ۵۶۷/۰ نہ صرف وعدہ بلکہ ساتھ ہی ادا بھی کر چکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
ملک مبارک احمد صاحب معہ اہل و عیال ۱۵۰/۰
ڈاکٹر ایم ایس انصاری صاحب ۱۱۰/۰
ملک محمد اکبر خان صاحب ۱۱/۰/۰
ملک ضیاء صاحب ۱۱۰/۰
چوہدری عبد السمیع صاحب خادم ۸۵/۰
یہ وعدہ دوگنا سے بھی زیادہ ہے۔
خواجہ سلیم احمد صاحب ۳۵/۰
ڈاکٹر امۃ الحی صاحبہ ۷۷/۰
محمود احمد صاحب ولد ڈاکٹر غلام قادر صاحب معہ اہل و عیال ۹۷/۰
شیخ فیض قادر صاحب ۶۰/۰
شیخ فیض الرحمن صاحب ۳۵/۰
چوہدری عبد الحق صاحب ۲۵۰/۰
سید رحمت علی شاہ صاحب معہ اہل و عیال ۱۸/۸
مرزا عبد الحمید خان صاحب ۱۳۰/۰
ملک لطافت الرحمن صاحب ۲۵/۰
عبد الحمید صاحب بھٹی ۵۰/۰
جمعدار ایم اے بٹ (غیر مبایع) ۵/۰
حشمت علی صاحب جیکب لائنز ۲۵/۰
سرور سلیم احمد صاحب ۳۳۲/۰
آر۔ ایس۔ احمد صاحب ۵۵/۰
جہانگیر صاحب ۱۸۵/۰
میر امان اللہ صاحب ۳۳۰/۰
مستری کرم الدین معہ اہل و عیال ۵۱/۰
شیخ امیر احمد صاحب " " ۳۷/۷
مستری بشیر احمد صاحب ۳۸/۰
چوہدری عطاء اللہ صاحب ۸۵/۰
شیخ ارجمند صاحب ۱۵۰/۰

(باقی)

132

خواجہ عبدالمجید صاحب ضیا معہ اہل وعیال ۱۴۵/-
چوہدری نذیر احمد صاحب ۲۰۰/-
بابو حسن خان صاحب ۷۰/-
چوہدری فیض عالم صاحب ۷۲/- } اہلیہ صاحبہ " ۳۳/- } ۱۰۵/-
بشیر احمد صاحب ہاشمی ۱۰۵/-
نیاز قطب احمد صاحب بٹ ۴۴/-
سید عبدالمجید شاہ صاحب نانگا آباد ۸/-
چوہدری عبدالستار صاحب ۴۰/-
مرزا سردار محمد صاحب ۶۳/-
راجہ بشیر احمد صاحب ظفر ۵۴/- اضافہ ۴۰٪
ملک مشتاق احمد صاحب ۱۴۰/-
مستری وزیر محمد صاحب ۹۰/-
قاضی اسلم صاحب ۵۶۳/-
شیخ اعجاز احمد صاحب ۴۵۵/-
سید محمود احمد صاحب معہ اہل وعیال ۱۳۴/-
صوفی عبدالغفور صاحب " " ۲۰۰/-
ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ۴۴/-
سید افتخار حسین صاحب کیپٹن معہ اہل وعیال } ۲۶۳/-
مرزا عبدالرشید صاحب ۱۷/- اضافہ ۴۰٪
مرزا محمد لطیف صاحب ۲۴/-
ملک بشیر احمد صاحب ۱۲۵/-
ملک منیر احمد صاحب ۴۰۰/-
ملک نذیر احمد صاحب ۶۰/-
ملک مولا داد صاحب ۳۰/-
ملک جمیل احمد صاحب ۲۴/-
طفیل احمد صاحب اختر قریشی ۱۵۰/- اضافہ ۳۶٪
میر عبدالقادر صاحب واقف زندگی ۱۲۵/-
الحسن صاحب ۱۱/-
چوہدری احمد جان صاحب سپرنٹنڈنٹ حلقہ } ۳۱۰/-
ماسٹر امین الدین صاحب عباسی معہ اہل وعیال } ۱۲۱/۲
قریشی نذر احمد صاحب معہ اہل وعیال ۳۴/۸
خالد عرفانی صاحب معہ اہلیہ ووالدہ صاحبہ } ۲۵/-
سیالکوٹی عطرخانی صاحب معہ بچگان ۱۸/-
ملک عبدالحفیظ صاحب " " ۲۷/-
غلام جیلانی صاحب معہ اہل وعیال ۷/۸
ایس۔ ایم شریف احمد صاحب قصوری ۲۷۵/-
حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب ۱۱۵/-
سیٹھ ہاشم اسماعیل آدم صاحب ۱۳۶/-
مولوی عبدالمجید صاحب معہ اہل وعیال ۳۱۰/-
میجر شمیم احمد صاحب ۵۰۵/- } والد صاحب مرحوم " ۲۵/- } ۵۳۰

مرزا شریف صاحب چغتائی ۲۱۲/-
مرزا عبداللطیف صاحب ۱۳۱/- } بشریٰ صاحبہ اہلیہ " } شمیم اختر دختر " } ۱۳/- } ۱۴۴/-
ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا ۲۴۵/-
محمد یٰسین صاحب لکھنوی ۶۲۲/-
مریم شمائل صاحبہ " ۱۵۷/-
چوہدری مبارک احمد صاحب ۳۳/-
چوہدری بشیر احمد صاحب معہ بچگان ۴۸/-
خواجہ سعید احمد صاحب ۹/-
میاں محمد اقبال صاحب معہ چوہدری نذیر احمد صاحب ۵۴/- ڈیرہ معہ اہل وعیال۔

ہر جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے چندہ پر اضافہ کرے اور جن کی آمد بہت زیادہ ہے لیکن ان کی قربانی ان کی آمد کے مقابل بہت کم ہے۔ وہ اگر اس سال میں گذشتہ سال پر ۱۰، ۲۰ فی صدی کا اضافہ کریں تو یہ ان کے لئے موجب ثواب ہے اور حضور ایدہ اللہ نے خدام الاحمدیہ پر ذمہ داری عاید فرماتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں اس چندہ میں رعایت کر دیتا ہوں یعنی اپنی ماہوار آمد پر ۲۰ فیصدی دیدیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ظاہر شاہ کو اعزازی ڈگری دی جائیگی

کراچی ۱۷ دسمبر۔ افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری دینے کے لئے کراچی یونیورسٹی کا ایک خاص جلسہ تقسیم اسناد ۱۷ دسمبر کو کراچی میں منعقد ہوگا۔

ظاہر شاہ پاکستان کے سرکاری دورہ پر منگل کو پہنچ رہے ہیں

الجزائر کیلئے فرانس کی مجوزہ اصلاحات جمہوری اصولوں کے منافی ہیں

اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں پاکستانی مندوب کی تقریر

نیو یارک ۱۷ دسمبر پاکستانی مندوب مسٹر جی۔ احمد نے اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ الجزائر کا مسئلہ صرف فوجی کارروائیوں کے ذریعہ حل نہیں کیا جا سکتا۔ فرانسیسی حکومت کا نیا اصلاحی قانون بھی موجودہ تقاضوں کو پورا نہیں کر سکے گا۔

مسٹر جی۔ احمد نے الجزائر پر مباحثے میں تقریر کرتے ہوئے کہا" موجودہ حالات کا تقاضا یہ ہے۔ کہ کوئی ایسا حل تلاش کرنے کی کوشش جاری رکھی جائے۔ جو فریقین کے لئے قابل قبول ہو۔ جلالۃ الملک سلطان مراکش اور تونس کے صدر نے فریقین میں مفاہمت کرانے کی پیش کش کی تھی۔!...........
....
........اور پاکستانی وفد کو اب بھی یہ توقع ہے۔ کہ فرانس اس پیش کش کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیگا۔

یہ انتہائی ضروری ہے۔ کہ فرانس اور الجزائری عوام کی موجودہ کشمکش جلد از جلد ختم کی جائے۔ اور اس کے لئے ہم سب کی رائے میں فریقین پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق پر امن افہام وتفہیم کے تمام امکانی ذرائع اختیار کریں۔ اور اس المناک مسئلہ کا بہت جلد کوئی منصفانہ حل تلاش کریں۔

مسٹر احمد نے مزید کہا پاکستانی وفد کا ہمیشہ یہ موقف رہا ہے۔ کہ الجزائر کا مسئلہ فرانس کا خالص داخلی مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق بین الاقوامی امن وانصاف سے ہے۔ میں اس سلسلہ میں دہشت انگیزی اور جوابی دہشت انگیزی کے الزامات اور جوابی الزامات کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو الجزائر پر مباحثہ کے دوران میں متعدد ارکان نے لگائے ہیں۔ یہ الزامات اگرچہ بہت لرزہ خیز ہیں۔ لیکن میری رائے میں کمیٹی کو ان سے متاثر ہو کر اپنے مطمح نظر کو دھندلا نہیں کرنا چاہیئے۔

فرانسیسی حکومت کی دشواریاں

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر جی احمد نے کہا "ہمیں بخوبی معلوم ہے کہ الجزائر کا مسئلہ حل کرنے کے سلسلہ میں فرانسیسی حکومت اور پارلیمنٹ کو کیا دشواریاں درپیش ہیں ہمیں نہ صرف ان دشواریوں کا احساس ہے بلکہ ہمیں فرانس سے ہمدردی بھی ہے۔ کہ وہ ان دشواریوں کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے یہ بات قابل فہم ہے۔ کہ فرانس اپنے مستقبل کے بارے میں مضطرب ہے۔ اور وہ الجزائر میں اپنے جائز مفادات کو محفوظ رکھنے کا متمنی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کہ الجزائر کے فرانسیسی جن کی آبادی مقامی باشندوں کی محض دس فی صد ہے۔ اکثریت کے حقوق پر قابض رہیں۔ اور ان خصوصی حقوق اور مراعات کو دوام بخش دیں جو محض ایک تاریخی حادثے کا نتیجہ ہیں۔

مکمل تعطل

پاکستانی مندوب نے آگے چل کر کہا۔ فریقین کے درمیان اس وقت مکمل تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اقوام متحدہ اگر انہیں اسی طرح لڑنے دے تاکہ وہ اس مسئلہ کا میدان جنگ میں فیصلہ کر لیں۔ تو یہ اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے منافی ہوگا۔ اور اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ اقوام متحدہ کا ادارہ اپنی ذمہ داریوں سے پہلو تہی کر رہا ہے۔ اور ایسے مسائل کے تصفیہ کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ جن سے بین الاقوامی امن وسکون کے لئے خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

مسٹر غلام احمد نے کہا کہ تشدد اور بہیمیت کے واقعات یقیناً" شدید مذمت کے مستحق ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور نہ کریں تشدد آمیز کارروائیاں جتنی بھی قابل ملامت ہوں۔ صرف ان کی وجہ سے الجزائری عوام کو ان کے جائز حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا الجزائر میں جبر واستبداد کی وجہ سے دہشت انگیزی کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ اور اس کے مقابلے کے لئے جوابی دہشت انگیزی شروع کر دی گئی ہے۔ یہ ایک ایسا شیطانی چکر ہے۔ جسے ختم کرنا بہت مشکل ہے۔ ان واقعات سے خود فرانس کے باشندوں کو بھی قلبی صدمہ پہنچا ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدیؓ کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے۔"

(الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۳۴ء)

بقول حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عرفانی الاسدیؓ ان مبارک وجودوں میں سے تھے کہ جن کے ذریعہ اس زمانہ میں جبکہ آسمان زمین کے قریب تھا۔ خدائے آسمان نے نئی آسمانی بادشاہت میں کام لیا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر صبح یا دربار شام ہوں۔ وابستگان دامن کو اپنے کلام فیض ترجمان سے مستفیض فرماتے تھے۔ اس وقت حضرت عرفانی الاسدیؓ کا قلم ہر لفظ کو صفحہ قرطاس پر تیزی سے ضبط تحریر میں لا کر ان بیش بہا خزائن کو تمام زمانوں کے لئے محفوظ کر دیتا تھا اور پھر وہ خزائن الحکم کی زینت بنکر ایک عالم کی روحانی تشنگی دور کرنے کا موجب بنتے تھے اور ہمیشہ بنتے رہیں گے۔"

(بحوالہ الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۳۴ء)

مختصر حالات زندگی

حضرت عرفانی الاسدیؓ کو بالکل عنفوان شباب میں لدھیانے کے مقام پر بیعت اولیٰ کے دنوں میں مسیح پاک علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد حضورؑ کی خدمت میں حاضر رہ کر حضورؑ کے وصال تک برابر خدمات بجا لاتے رہے۔ الحکم کے ذریعہ سلسلہ کا ریکارڈ تاریخ حضورؑ ملفوظات، خطبات اور وحی الٰہی کو محفوظ اور شائع کرنے کا فخر حاصل کیا مزید برآں حضورؑ کے اکثر سفروں میں ساتھ رہے۔ بہت سے معاملات جو مرزا نظام الدین صاحب و مرزا امام الدین صاحب سے طے کرنے کے قابل ہوتے تھے وہ آپ کے ذریعے طے ہوتے رہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ صدر انجمن کے اسسٹنٹ سیکرٹری بھی رہے۔ صدقات کمیٹی کے سیکرٹری کے فرائض بھی انجام دیتے مقدمات کے سلسلہ میں مولوی کرم دین بھیں کو آپ کے مقدمہ میں سزا ہوئی تھی جس سے وہ بری نہ ہو سکا ان مقدمات کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ چنانچہ اس الہام میں آپ بھی شامل تھے۔ خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں بھی آپ کو خدمات بجا لانے کے مواقع بکثرت میسر آئے ۱۹۲۴ء میں ویمبلے کانفرنس کے موقع پر آپ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی معیت میں یورپ کے سفر پر جانے کا شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ افتتاح مسجد لنڈن کے موقع پر آپ وہیں موجود تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بالخصوص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو بے حد محبت و عقیدت تھی۔ آپ کے فرزند مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم کی روایت کے بموجب آپ نے بارہا وصیت کے طور پر اپنی اولاد کو تاکید فرمائی کہ اختلافات میں اس اصل کو پکڑے رکھنا جدھر اہل بیت ہوں اس طرف تم ہونا کیونکہ خدا نے ان کو اپنی معیت کا وعدہ دے رکھا ہے جیسے فرمایا انّی معک و مع اھلک (بحوالہ مرکز احمدیت۔ قادیان ص ۳۲۲)

تالیف و تصنیف

صحافت کے علاوہ تفسیر قرآن اور تالیف و تصنیف کے کام کے ساتھ بھی آپ کو بے حد شغف تھا جو تا دم آخر جاری رہا۔ عرصہ دراز سے آپ سکندرآباد دکن میں رہائش پذیر تھے۔ چنانچہ وہاں بھی پیرانہ سالی اور ضعف کے باوجود آپ وفات تک دینی اور تبلیغی کتب تصنیف کرنے میں مصروف رہے۔ آپ نے درجنوں کی تعداد میں کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اس طرح آپ نے نہایت قابل قدر لٹریچر اپنی یادگار چھوڑا ہے آپ کی بعض تصنیف کردہ کتب کو سلسلہ کے لٹریچر میں تاریخی لحاظ سے بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ آپ کی کتب میں سے مکتوبات احمدیہ۔ حیات النبیؐ۔ حیات احمدؑ۔ سیرت مسیح موعودؑ۔ آئینہ حق نما۔ خلافت محمود و مصلح موعود۔ احکام القرآن۔ تاریخ القرآن حکمۃ القرآن فی آیات القرآن۔ البیان فی اسلوب القرآن۔ اعجاز القرآن ما یثبت بالقرآن۔ رحمۃ للعالمین فی کتاب مبین۔ کتاب الصیام کتاب الحج۔ کتاب الزکوٰۃ اور اسی سلسلہ کی دوسری کتابیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

صحافت احمدیہ کے دو اولین خادم

الغرض مسیح پاک علیہ السلام کا وہ بزرگ حواری جس کی خدمات کا ریکارڈ نہایت شاندار اور آنے والی نسلوں کے لئے قابل تقلید ہے جو مفلسی میں مستغنی اور حالت غنا میں درویش صفت تھا خدمت دین اور خدمت سلسلہ کے لحاظ سے ایک کامیاب زندگی گزارنے کے بعد انداز اً ۸۶ و ۸۷ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے مولائے حقیقی کے پاس حاضر ہو گیا۔

۱۹۵۷ء کا سال جہاں احمدیت کی روز افزوں ترقی کے لحاظ سے ہمارے لئے خوشیوں کا سال ہے۔ وہاں مشیئت مقدرات الٰہی کے تحت ہمیں کچھ صدمات بھی اٹھانے پڑے ہیں۔ خوشیوں کے ضمن میں اس سال مسجد ہمبرگ کا افتتاح عمل میں آیا مشرقی افریقہ میں مسجد سلام تعمیر ہوئی۔ بعض نئے علاقوں میں تبلیغ کی راہیں کھلیں تفسیر صغیر کی شکل میں ہمیں علوم و معارف قرآنی کا وہ بیش بہا خزانہ ملا کہ جس پر ہم جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں کم ہے۔ مزید برآں اور کئی اہم امور ہیں جن کی تکمیل بفضلہ تعالیٰ جلسہ سالانہ تک متوقع ہے۔ پھر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی اور نکاح کی تقاریب بھی ہمارے لئے خوشی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ ان خوشیوں کے ساتھ ساتھ اس سال کے اوائل اور اواخر میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو نہایت قدیم مخلص اور بلند پایہ صحابیوں کی وفات کا صدمہ اٹھانا پڑا ہے۔ اس سال ماہ جنوری میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے محبوب حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے۔ اور اسی سال کے اواخر یعنی ماہ رواں میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدیؓ داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ دونوں صحافت احمدیہ کے بانیوں میں سے تھے اور انہیں اپنی خدمات کے لحاظ سے صحابہ میں ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بدر کے ایڈیٹر تھے اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الحکم کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان دونوں اخباروں کو جماعت کے دو بازو کہہ کر یاد فرمایا کرتے تھے۔

ادارہ الفضل حضرت عرفانی الاسدیؓ کی وفات پر آپ کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو بزرگ صحابیوں کو اپنے خاص قرب سے نوازے اور ان کے درجات ہر آن بلند ہوتے رہیں۔ نیز وہ ان کی اولادوں اور تمام احباب جماعت اور آنے والی نسلوں کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسی جذبہ و جوش کے ساتھ خدمت دین کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اللّٰھم ارحمھما و ارفع مقامھما فی العلیین۔

ضروری اعلان برائے جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ ہدایت کی روشنی میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا صرف ایک ہی نائب صدر ہوا کرے گا۔ یعنی موجودہ دستور جس میں نائب صدر اوّل اور نائب صدر دوم تھے منسوخ ہو گیا ہے۔ اب صرف صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ہیں، تمام مجالس مطلع رہیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ